

جنت کی نعمتوں سے متعلق ۱۱ گیارہ احادیث مبارکہ اور ان کی نفیس شرح

جنت کا جمعہ بازار

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی رحمہ اللہ



مکتبہ فیضانِ عالمیہ

جنت کی نعمتوں سے متعلق ۱۱ گیارہ احادیث مبارکہ اور ان کی نفیس شرح

بنام

جنت کا جمعہ بازار

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

ناشر

مکتبہ فیضان علمیہ باب المدینہ کراچی

فہرست مضامین

پیش لفظ	4	جنتیوں سے کلام کی کیفیت	14
(1).....جنت کا جمعہ بازار	6	جنتیوں کا ایک دوسرے کو دنیوی اعمال یاد دلانا	14
جنت میں بازار کیسا؟	6	جنت میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بخشش کا ذکر	14
کیا جنتی بازار میں خرید و فروخت ہوگی؟	6	جنت فضل رب سے ملے گی۔	14
کیا جنت میں بھی دن ہوں گے؟	7	جنتی بادل کیا ہے؟	14
جنت میں علمائے کرام کی شان	7	دیدار الہی کے بعد والا بازار	15
کیا جنت میں شمال، جنوب سمتیں ہوں گی؟	7	جنتی بازار کے فرشتے	15
جنتی بازار میں صرف مرد جائیں گے۔	8	فرشتے سامان گھر پہنچائیں گے۔	15
جنتی جمعہ بازار کی شمالی ہوا	8	جنتی بازار میں خرید و فروخت نہیں۔	16
(2).....جنت کے بازار میں ملاقات	9	دل میں خیال آتے ہیں خواہش پوری	16
مدینہ منورہ کا بازار اور جنت کا بازار	10	راوی حدیث کے جنتی ہونے کا یقین	16
مدینہ کی زمین جنت کی زمین سے افضل ہے۔	11	قرب الہی کے سبب حسن و جمال میں اضافہ	17
سیدنا سعید بن زید کے تعجب کی وجہ	11	(3).....جنت کے بالا خانے	17
ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کون ہوں گے؟	11	اعلیٰ جنتیوں کی زیارت	18
جنت میں جمعہ کے دن سے کیا مراد ہے؟	12	جنتیوں کے مختلف درجے	18
جنتی بازار میں دیدار الہی	12	تمام مؤمن جنتی ہیں لیکن۔۔۔!	19
دیدار الہی کے لیے خاص مقام	12	تمام اُمتوں میں جنتی مراتب کا لحاظ	19
جنتی منبروں سے کیا مراد ہے؟	13	(4).....چڑیوں کے دل والے جنتی	19
جنتی ٹیلے کیسے ہوں گے؟	13	چڑیوں سے تشبیہ کی وجہ	19
اعلیٰ کرسیوں والے دیکھ کر خوشی	13	(5).....جنت کا پہلا گروہ	20
جنت میں دیدار الہی کی کیفیت	13	جنت کا پہلا گروہ	20

29	(8).....جنتی صفوں کی تعداد	21	رسول اللہ سورج کی طرح ہوں گے۔
29	جنتی صفوں کی لمبائی چوڑائی	21	صحابہ کرام جنت میں تاروں کی طرح
30	امت محمدیہ کے جنتیوں کی تعداد	21	جنت میں لڑائی جھگڑا نہ ہوگا۔
30	(9).....ادنیٰ جنتی کا مقام	22	حور عین کسے کہتے ہیں؟
31	ادنیٰ جنتی کون ہے؟	22	جنتی حسن دنیا سے مختلف ہوگا۔
31	جنتی کی بہتر بیویاں	22	جنت میں فضلات نہ ہوں گے۔
31	جنتی خیمے کی ساخت	22	جنت کی کنگھی
32	جنتیوں کی عمر، دوزخیوں کی عمر	23	جنتیوں کے اخلاق
32	دوزخیوں کے بچے	23	جنتیوں کے قدر کی لمبائی
32	جنتی موتی کی روشنی	24	(6).....جنت کا میٹرل
33	جنتیوں کی نورانی اولاد	24	پانی سے کیا مراد ہے؟
33	جنتی اور اولاد کی چاہت	25	رسول اللہ کو ہر چیز کی حقیقت کا علم ہے۔
33	(10).....جنتی حوروں کا اجتماع	25	جنتی میٹرل کی حسین کیفیت
34	جنتی حوروں کی پیدائش	26	جنت میں کوئی چیز میلی یا پرانی نہیں ہوگی۔
34	رسول اللہ کی قوت سماعت	26	(7).....جنت کے گھوڑے اور اونٹ
34	جنتی حوروں کی صفات	27	جنت میں حقہ پان وغیرہ کی خواہش
35	جنتی حوروں کو اپنے شوہروں کا علم	27	جنت اللہ کے فضل سے ملے گی۔
35	جنت والوں اور دنیا والوں کے درمیان وسیلہ	27	جنتیوں کی تیز رفتاری
35	(11).....جنت کے چار دریا	28	رسول اللہ کی حکمت عملی
36	جنتی دریا اور ان کی نہریں	28	جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی۔
36	چار جنتی دریاؤں کی وجہ	29	جنت میں دنیا کے جانور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

”جنت کا جمعہ بازار“ واقعی! یہ مختصر سا جملہ جو بھی پڑھتا ہے، چند لمحوں کے لیے اس کا ذہن اس جملے پر غور کرنے کے لیے رُک جاتا ہے، خصوصاً لفظ ”جمعہ بازار“ پر۔ یہ ایک فطری عمل ہے، کیونکہ انسان کا دماغ لکھے ہوئے یا پڑھے ہوئے ان تمام الفاظوں کو فی الفور قبول کر لیتا ہے جن کو سننے کی اس کی عادت ہوتی ہے، یا جن الفاظوں کا ایک ساتھ جمع ہونا وہ قبول کرتا ہے، مثلاً ”دنیا کی سب سے بڑی کتاب“ یہ جملہ بھی اپنے الفاظ کے تناظر میں بہت معنی خیز ہے مگر اسے پڑھ کر کسی کا ذہن اس پر غور کرنے کے لیے فی الفور نہیں رُکے گا کیونکہ اس جملے میں ذکر کردہ تمام الفاظ وہی ہیں جن سے انسان کا واسطہ عموماً رہتا ہے۔ ”دودھڑ والا انسان“ یہ جملہ بھی اپنے الفاظ کے تناظر میں بہت معنی خیز ہے مگر اس جملے کے الفاظ پڑھ کر بھی انسان اتنا غور نہیں کرتا کیونکہ اس جملے کے الفاظ بھی کوئی غیر مانوس نہیں۔ پھر ”جنت کا جمعہ بازار“ اس جملے کو پڑھنے والے کا دماغ فی الفور کیوں رُک جاتا ہے؟ غالباً اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ یہ مرکب دو ایسے الفاظوں پر مشتمل ہے جن میں سے ایک (یعنی ”جمعہ بازار“) کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے اور دوسرے (یعنی ”جنت“) کا تعلق آخرت کے ساتھ۔ نیز ان میں سے ”جمعہ بازار“ ایک معروف جگہ ہے اور دنیا میں کئی بار اس کا مشاہدہ کیا جا چکا ہے جبکہ دوسرا لفظ ”جنت“ اگرچہ معروف ہے مگر اس کا مشاہدہ کبھی نہیں کیا گیا فقط سنا ہی ہے۔ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے ”جنت“ کا مشاہدہ آخرت میں کریں گے۔

ایک روز آرٹیکلز کی ایک مشہور ویب سائٹ کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ اچانک ”جنت کا جمعہ بازار“ نامی ایک مختصر سا مضمون سامنے آ گیا۔ کچھ لمحوں کے لیے میرا ذہن بھی اس پر غور کرنے کے لیے رُک گیا، لیکن فوراً ہی یہ خیال آیا کہ کیوں نہ اس آرٹیکل کو مکمل پڑھ لیا جائے۔ مکمل پڑھ لینے بعد یہ بات سامنے آئی کہ اس آرٹیکل میں اس کے مضمون کے مطابق چند احادیث دی گئی تھیں البتہ ان کی کوئی شرح وغیرہ بیان نہیں کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ جس طرح تھیوری بغیر پریکٹیکل کے ادھوری ہے اس طرح احادیث کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے

جسے اُس کی شرح کے بغیر پڑھا جائے تو اُس سے کما حقہ فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ ذہن بنا کہ آرٹیکل میں دی گئی تمام احادیث کی شرح بھی دیکھ لی جائے۔ چنانچہ مفسر شہیر، محدث کبیر حضرت علامہ مولانا حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کی مشہور زمانہ شرح ”مرآۃ المناجیح شرح مشکاة المصابیح“ میں ان احادیث مبارکہ کی شرح دیکھی۔ سُبْحَانَ اللہ یہ مفتی صاحب ہی کا خاصہ ہے کہ بسا اوقات احادیث کی ایسی شرح فرماتے ہیں کہ شرح کا مکمل حق ہی ادا کر دیتے ہیں۔ مذکورہ احادیث کی بھی ایسی نفیس شرح فرمائی کہ دل باغ باغ ہو گیا۔ شرح پڑھ کر یہ ذہن بنا کہ کیوں نہ ان احادیث کو شرح کے ساتھ لکھ کر عوام و خواص کے استفادہ کے لیے پیش کر دیا جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کام کو شروع کیا اور چند ہی دنوں میں اس کی تکمیل ہوگی اور اب یہ آپ کے سامنے موجود ہے۔

شرح کا مطالعہ کرتے ہوئے جنت کی نعمتوں سے متعلقہ چند اور احادیث بھی سامنے آئیں جنہیں میں نے اس رسالے میں شامل کر دیا ہے۔ تمام احادیث کی شرح کا اصل ماخذ مفتی صاحب کی ہی شرح ہے، البتہ اہل علم حضرات کے استفادہ کے لیے میں نے اس کو عربی شروحات کے حوالوں سے مزین کر دیا ہے، محققین کے لیے حوالہ لکھتے ہوئے کتاب، باب، جلد، صفحہ اور حدیث نمبر بھی درج کر دیا گیا ہے۔ یقیناً اس چھوٹے سے رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم اور صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اہل بیت عظام، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں کا نتیجہ ہیں اور جو بھی خامیاں ہوں اس میں میری کوتاہی کو دخل ہے۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کتاب میں ذکر کردہ جنت کی تمام نعمتوں سے ہمیں بھی فیض یاب فرما، ہمارے گناہوں سے درگزر فرما، ہماری بے حساب مغفرت فرما، کل بروز قیامت رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب فرما، جنت الفردوس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

آمِنْ بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ابو فراس محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۵ ہجری۔ 03122711788

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۱)۔۔۔ جنت کا جمعہ بازار

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَوَفَّ رَحِيْمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک بازار ہے جہاں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آئیں گے۔ وہاں ایک شمالی ہوا چلے گی جو اُن کے چہروں اور کپڑوں کو بھر دے گی جس سے اُن جنتیوں کا حسن و جمال اور زیادہ ہو جائے گا۔ پھر جب یہ جنتی لوگ اپنے اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے تو اُن کے حسن و جمال بھی بڑھ چکے ہوں گے۔ جنتیوں سے ان کے گھر والے تعجب کرتے ہوئے کہیں گے: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔“ اور یہ جنتی لوگ اپنے گھر والوں سے کہیں گے: ”ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم لوگ بھی ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔“ (۱)

حدیث پاک کی شرح

جنت میں بازار کیسا؟

جنت میں اس ”بازار“ کی وجہ تسمیہ شارحین نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جس طرح بازار میں ایک ساتھ بہت سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح جنت میں بھی چونکہ جنتی وہاں اکٹھے جمع ہوں گے اس لیے اسے ”بازار“ فرمایا گیا ہے۔ (۲)

کیا جنتی بازار میں خرید و فروخت ہوگی؟

یہ جنتی بازار دنیا کے بازاروں سے بہت مختلف ہے، جس طرح دنیا کے بازاروں میں خرید و فروخت ہوتی ہے جنتی بازار میں خرید و فروخت نہ ہوگی، بلکہ یہ جنتی بازار دراصل جنتیوں کی آپس کی ملاقات کا بازار

①.....مسلم، کتاب القیامۃ، باب صفۃ الجنۃ۔۔۔ الخ، ج ۱، ص ۲۳۵، حدیث: ۱۲۲۶۔

②.....شرح النووی علی مسلم، ج ۱، ص ۱۷۰۔

ہے۔ چونکہ یہاں سارے جنتی جمع ہوا کریں گے اس لیے جنتی یہاں حضور نبی کریم، رَؤفٌ رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار کریں گے، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دیدار کریں گے۔ اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو وہاں سنی صحیح العقیدہ مسلمان سیدنا امام اعظم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حضور غوث پاک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، اسی طرح دیگر بزرگوں کا بھی دیدار کریں گے۔ اس مقام پر جنتیوں کو سب سے عظیم شرف حاصل ہوگا وہ یہ ہوگا کہ جنتی اس جگہ اپنے رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا بھی دیدار کریں گے۔ (1)

کیا جنت میں بھی دن ہوں گے؟

جنت میں جمعہ سے مراد پورا ہفتہ ہے اور اسی سے ہفتہ بھر کی مقدار مراد ہے کہ جنت میں نہ دن ہے نہ رات ہے نہ ہفتہ نہ مہینہ وغیرہ۔ (2)

جنت میں علمائے کرام کی شان:

شراحین کرام نے یہاں اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت کے بعض وقت دوسرے وقتوں سے افضل ہوں گے جسے علماء دین ہی پہچانیں گے۔ اس افضل وقت کا نام جمعہ ہوگا۔ جنتی لوگ علماء کرام سے وہ وقت معلوم کر کے اس بازار میں جایا کریں گے۔ وہاں ان سے رب تعالیٰ فرمائے گا جو چاہو مانگو یہ لوگ علماء سے پوچھ کر مانگیں گے۔ اس سے علمائے کرام کی شان معلوم ہوئی کہ جنت میں بھی جنتیوں کو علمائے کرام کی ضرورت ہوگی۔ گویا جنت میں یہ جمعہ کا دن رب کی نعمتوں کی زیادتی کا دن ہوگا جیسے دنیا میں جمعہ ثواب کی زیادتی اور عطا کا دن ہے کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ستر گنا دیا جاتا ہے۔ (3)

کیا جنت میں شمال، جنوب سمتیں ہوں گی؟

دنیا میں جس ہوا کو شمالی ہوا کہتے ہیں وہ بارش لاتی ہے۔ لیکن جنت میں جو ہوا چلے گی وہ خوشبو و عطر وغیرہ

1..... فیض القدیر، ج ۲، ص ۵۹۳، تحت الحدیث: ۲۳۲۰ ماخوذاً۔

2..... الدیباچ علی مسلم، ج ۶، ص ۱۸۰، شرح النووی علی مسلم، ج ۱، ص ۱۷۰۔

3..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱، ص ۲۲۲۔

ان کے جسموں سے بھر دے گی۔ خیال رہے کہ جب ہم مغرب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو دائیں ہاتھ کی طرف شمال ہوتا ہے۔ جنت میں چونکہ مشرق و مغرب نہ ہوگا لہذا شمال و جنوب بھی نہ ہوگا۔ لیکن اہل عرب بلکہ تمام دنیا والے شمالی ہوا کو بہت مبارک سمجھتے ہیں اور اسے مون سون کہتے ہیں، یہ بارش لاتی ہے اس لیے اسے شمالی ہوا فرمایا۔ (1)

جنتی بازار میں صرف مرد جائیں گے:

یہ جنتی جب اس بازار سے اپنے گھر واپس ہوں گے تو ان کا حسن و جمال ان کی مہک خوشبو وغیرہ اور بھی زیادہ ہو چکی ہوگی جس پر جنتیوں کے گھر والے یہ کہیں گے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم تو ہمارے پیچھے حسن و جمال میں بہت بڑھ گئے۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار میں صرف مرد جایا کریں گے، عورتیں اپنے گھروں میں رہا کریں گی تاکہ عورتوں مردوں کا اختلاط (یعنی ایک ساتھ ملنا) نہ ہو۔ پردہ وہاں بھی ہوگا مگر جنتی عورتوں کو ان کے جنتی گھروں میں ہی سب کچھ دے دیا جایا کرے گا جو مردوں کو بازار میں بلا کر دیا جائے گا۔ (2)

جنتی جمعہ بازار کی شمالی ہوا:

جنتی تو جمعہ بازار میں گئے جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا، لیکن جب وہ اپنے گھروں کو واپس آئیں گے تو ان کے گھر والوں کا بھی حسن و جمال زیادہ ہو چکا ہوگا اور اسی پر جنتی تعجب کریں گے۔ اس کے تحت شارحین کرام نے تین اقوال بیان فرمائے ہیں: پہلا قول: یہ ہے کہ جمعہ بازار میں جو شمالی ہوا چلے گی وہی ہوا ان جنتیوں کے گھر والوں کو بھی پہنچ جایا کرے گی۔ دوسرا قول: یہ ہے جنتی جب اپنے گھر والوں کے پاس جائیں گے تو ان جنتیوں کے قرب سے ان کے گھر والوں کو بھی وہی حسن و جمال مل جائے گا۔ کیونکہ جس کا ہاتھ عطر سے مہک رہا ہو وہ جس سے مصافحہ کر لے اسے بھی مہکا دیتا ہے۔ تیسرا قول: یہ ہے کہ جنتیوں کو اپنا حسن اپنے گھر والوں میں نظر آئے گا، اپنی خوشبو ان سے بھی محسوس ہوگی۔ (3)



1..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶، ص ۲۲۲، شرح النووی علی مسلم، ج ۱، ص ۱۷۰۔

2..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۳۔

3..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶، ص ۲۲۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۳۔

(2) ...جنت کے بازار میں ملاقات

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں ملائے۔“ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”کیا جنت میں بھی بازار ہے؟“ فرمایا کہ جی ہاں! مجھے سرکارِ والا تبار، رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیبوں پر خبردار، حضور احمد مختار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اپنے اعمال کے مطابق داخل ہوں گے۔ پھر انہیں دنیا کے دنوں کے حساب سے ایک ہفتہ میں اجازت دی جائے گی تو وہ اپنے پیارے رب کریم عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے اور عرش الہی ان پر ہوگا۔

رب عَزَّوَجَلَّ ان پر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ ان کے لیے نور، موتیوں، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے۔ ان جنتیوں میں سے ادنیٰ حالانکہ ان میں کوئی ادنیٰ نہ ہوگا جنتی بھی مشک و کافور کے ٹیلے پر ہوں گے۔ وہ یہ تصور بھی نہ کریں گے کہ کرسیوں والے ان سے اعلیٰ جگہ میں ہیں۔“ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھیں گے؟“ فرمایا: ”ہاں! کیا تم سورج اور چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں شک کرتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: ”نہیں۔“ فرمایا: ”ایسے ہی تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے دیکھنے میں بھی کوئی شک نہ کرو گے۔ اس مجلس میں موجود ہر ایک کے سامنے رب عَزَّوَجَلَّ بے حجاب موجود ہوگا۔ یہاں تک کہ ان جنتیوں میں سے ایک جنتی شخص دوسرے سے کہے گا: اے فلاں کے بیٹے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد ہے جب تو نے مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا۔ یعنی اسے اس کی بعض دنیاوی بد عہدیاں یاد دلانے گا۔

وہ بندہ عرض کرے گا: الہی کیا تو مجھے بخش نہ دے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ہاں تو میری وسعت رحمت کی وجہ سے اپنے اس درجے میں پہنچا ہے۔ پھر وہ تمام جنتی اسی حالت میں ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک بادل

چھا جائے گا۔ جوان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو کبھی کسی چیز میں نہ پائی ہوگی۔ پھر ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ: اس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہوا ہے۔ جو چاہو لو تب ہم اس بازار میں پہنچیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوگا۔ اس جنتی بازار میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل کبھی آنکھوں نے نہ دیکھی، نہ کانوں نے سنی اور نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا۔ تب اس بازار میں سے ہم جنتی لوگ جو چاہیں گے ہمیں پہنچا دیا جائے گا۔ وہاں خرید و فروخت نہ ہوگی۔ اس بازار میں بعض جنتی لوگ دیگر بعض جنتیوں سے ملیں گے۔ ایک اونچے درجے والا آئے گا وہ اپنے سے نیچے درجے والے سے ملے گا حالانکہ ان میں نیچا کوئی نہیں تو وہ اس کا لباس دیکھے گا جو اسے پسند آئے گا ابھی اس کی آخری بات ختم نہ ہوگی کہ اسے اپنے جسم پر اس سے بھی اچھا لباس محسوس ہوگا۔ اور یہ اس لیے ہوگا کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا ممکن نہیں۔ پھر ہم جنتی لوگ اپنے گھروں کی طرف لوٹیں گے تو ہم سے ہماری بیویاں ملیں گی، وہ کہیں گیں: تم بہت خوب اپنے گھر میں پہنچے ہو اور تمہارا حسن و جمال تو اس حالت سے بھی بہت اچھا ہے جس پر تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ تب ہم جنتی لوگ اپنے گھر والوں سے کہیں گے کہ: آج ہم نے اپنے رب جبار عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہم نشینی کی ہے، ہمارا حق یہ ہی تھا کہ اسی طرح لوٹیں جیسے مؤمنین لوٹے۔“ (۱)

حدیث پاک کی شرح

مدینہ منورہ کا بازار اور جنت کا بازار:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ ملاقات مدینہ منورہ کے بازار میں ہوئی تھی اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہی دعا تھی کہ جس طرح آج میں اور تم مدینہ منورہ کے بازار میں ملاقات کر رہے ہیں اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم دونوں کو جنت کے اس بازار میں بھی ملاقات کا شرف عطا فرمائے۔ (۲)

①.....ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، ج ۹، ص ۱۰۴، حدیث: ۲۴۷۲۔

ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفة الجنة، ج ۱۲، ص ۳۹۷، حدیث: ۴۳۲۷۔

②.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

مدینہ منورہ کی زمین جنت کی زمین سے افضل ہے:

مدینہ منورہ اس دنیا کی جنت اور خلد اس دنیا کی جنت۔ بلکہ آج دنیا میں مدینہ منورہ کی یہ زمین آخرت کی جنت سے افضل ہے کیونکہ آج یہاں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں اور کل جب رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس جنت میں تشریف لے جائیں گے تو وہ جگہ کل کائنات سے افضل ہو جائے گی۔ جیسے ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ مدینہ منورہ سے افضل تھا اور ہجرت کے بعد حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے نزدیک مدینہ منورہ مکہ معظمہ سے افضل ہو گیا۔ نیز حضور نبی اکرم رسول محتشم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر انور تو بالاتفاق سارے جہاں سے حتیٰ کہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (۱)

سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تعجب کی وجہ:

جب حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے جنت کے بازار کا ذکر فرمایا تو انہیں تعجب اس لیے ہوا کہ جنتیوں کی ساری ضروریات تو ان کے گھروں میں ہی موجود ہوں گی پھر وہاں بازار کی کیا حاجت اور بازار تو تجارت وغیرہ کے لیے ہوتا ہے وہاں جنت میں کیسی تجارت؟ حالانکہ وہاں بازار خرید و فروخت کا نہیں بلکہ دیدار کا ہے وہاں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔ (۲)

ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کون ہوں گے؟

شارحین کرام رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جنت میں بڑے اعمال والے اونچے درجوں میں ہوں گے اور معمولی اعمال والے نچلے درجوں میں۔ جنت میں رہائش اور گھروں وغیرہ کی تفریق و تقسیم ضرور ہوگی لیکن تمام جنتیوں کا ایک جگہ اجتماع نہ ہوگا جیسے دنیا میں امیر لوگ کوٹھیوں میں رہتے ہیں فقیر جھوپڑیوں میں

۱.....مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱، فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۱۱۔

۲.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة الجنة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۲، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

اگرچہ جنت میں جھونپڑیاں کوئی نہیں بہر حال تمام جنتیوں کا ایک جگہ ایک ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔ (۱)

جنت میں جمعہ کے دن سے کیا مراد ہے؟

جیسے دنیا میں جمعہ کے دن سارے محلے بلکہ ساری بستی کے امیر و غریب شاہ و گدا تمام مسلمان جامع مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں، رب عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں، نماز جمعہ پڑھتے ہیں ایسے ہی جنت میں تمام ادنیٰ و اعلیٰ جنتی اس بازار میں ہفتہ میں ایک بار جمع ہو کر رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا کریں گے، دنیا میں جامع مسجد جامع المتفرقین یعنی مختلف لوگوں کو جمع کرنے والی ہوتی ہے ایسے ہی جنت میں یہ بازار جامع المتفرقین یعنی تمام جنتیوں کو ایک جگہ جمع کرنے والا ہوگا۔ اسی بازار میں ہم جیسے گنہگار اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضور احمد مختار، شفیع روز شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا کریں گے، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار جنتی گھروں میں خلوت یعنی اکیلے میں ہوا کرے گا اور یہاں بازار میں جلوت یعنی تمام لوگوں کے ساتھ میں ہوگا۔ (۲)

جنتی بازار میں دیدار الہی:

جنتیوں کو جنت میں جو سب سے بڑی نعمت ملے گی وہ رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہوگا، لیکن جنتی بازار میں رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار خصوصی ہوا کرے گا ورنہ عرش الہی تو جنت کی چھت ہے، وہ تو جنتیوں کو ہر وقت نظر آیا کرے گا مگر اس بازار میں بہت قریب سے نظر آئے گا۔ (۳)

دیدار الہی کے لیے خاص مقام:

شارحین کرام نے یہاں اس بات کو بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت کے اس بازار میں ایک باغ ہوگا جس میں جنتیوں کو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہوگا، یوں سمجھو کہ بازار میں جنتیوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوا کرے گی اور اس باغ میں جنتی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کیا کریں گے۔ (۴)

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة الجنة، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

②..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۲۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

③..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

④..... الفتح الكبير للسيوطی، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۳۵۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

جنتی منبروں سے کیا مراد ہے؟

منبر سے مراد کرسیاں ہیں جن پر جنتی بیٹھیں گے، چونکہ جنتی لوگ مختلف درجے والے ہوں گے اس لیے یہ کرسیاں بھی مختلف ہوں گی۔ کتنی کرسیاں ہوں گی اتنی جنتی گنتی میں نہ آسکیں وہاں عدد کام نہیں کرتا۔ (1)

جنتی ٹیلے کیسے ہوں گے؟

ان ٹیلوں کا حسن ان کی ساخت، ان کی خوشبو ان کی عظمت بیان نہیں ہو سکتی، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر ہی بتائیں گے کہ دیکھو وہ ٹیلے یہ ہیں۔ (2)

اعلیٰ کرسیوں والے دیکھ کر خوشی:

جنت میں جو جنتی ٹیلوں پر ہوں گے وہ یہ تو محسوس کریں گے کہ کرسیوں والے ہم سے اعلیٰ ہیں مگر انہیں یہ احساس ہرگز نہ ہوگا کہ ہم ان کرسی والوں سے گھٹیا ہیں، بلکہ ان کے اعلیٰ ہونے پر انہیں خوشی ہوگی، جیسے آج دنیا حضور انور، رحمت عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان دیکھ کر تمام سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو خوشی ہوتی ہے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانیں دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ (3)

جنت میں دیدار الہی کی کیفیت:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو تعجب یہ ہوا کہ یہ آنکھیں رب کو کیسے دیکھ سکیں گی یہاں تو ہم سورج میں نظر نہیں جما سکتے؟ تو جواب میں حضور انور، حبیب داوڑ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ: ”تم دیدار الہی بغیر کیف کیا کرو گے اور خوب اچھی طرح کہ شک و شبہ نہ رہے جیسے دو پہر میں سورج اور چودھویں شب میں چاند میں شک نہیں ہوتا ایسے ہی وہاں رب عَزَّوَجَلَّ کے دیدار میں شک نہ ہوا کرے گا۔ خیال رہے کہ دنیا میں سورج بذریعہ دھوپ نظر آتا ہے اور چاند بغیر کسی ذریعے کے مگر دونوں پر یقین دونوں کے مشاہدہ کے ذریعے ہوتا ہے اسی طرح جنت میں دیدار الہی کا یقین دیدار سے ہی ہوگا۔ (4)

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

②..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

③..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۳، مرآة المفاتیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

④..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

جنتیوں سے کلام کی کیفیت:

رب تعالیٰ جنتیوں سے کلام بھی فرمائے گا تو بالمشافہ بغیر واسطہ اور بلا ترجمان کے۔ جنتیوں کو دیدار گفتار سب ایک ساتھ نصیب ہوا کرے گی۔ (1)

جنتیوں کا ایک دوسرے کو دنیوی اعمال یاد دلانا:

جنتیوں کا ایک دوسرے کو دنیوی اعمال یاد کرانا برسبیل تذکرہ ہوگا، ڈانٹنے یا ناراضگی کی وجہ سے نہیں ہوگا کیونکہ ان چیزوں سے تو اس جنتی کو دکھ اور تکلیف پہنچے گی جبکہ جنت میں دکھ اور تکلیفوں کی کوئی جگہ نہیں۔ (2)

جنت میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بخشش کا ذکر:

سُبْحَانَ اللَّهِ! جب ایک جنتی دوسرے جنتی کے سامنے اس کے کسی دنیوی عمل کا تذکرہ کرے گا اور وہ جنتی رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا تو رب عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی بخشش کا تذکرہ فرمائے گا۔ اور جب یہ بخشش یاد دلائی جائے گی تو اس سے اس جنتی کی خوشی اور دوبالا ہو جائے گی۔ تو جیسے حضور نبی کریم رُفَّ رَحِمَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت اور رب تعالیٰ کی بخشش کی یاد دنیا میں بھی دل کا چین ہے وہاں بھی دل کا چین ہوگی۔ (3)

جنت فضل رب سے ملے گی:

رب عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کوئی شخص بغیر فضل رب العالمین کے جنت میں نہیں پہنچ سکتا۔ (4)

جنتی بادل کیا ہے؟

یہ بادل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت خاص ہوگی جو بادل کی شکل میں نمودار ہوگی اس بادل سے پانی نہیں برے

1..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۵۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

2..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

3..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

4..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۵۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

گا عطر اور خوشبو بر سے گی وہ بھی ایسی بے مثال کہ دنیا میں تو کیا اسے پہلے جنت میں بھی کبھی ان لوگوں نے نہیں دیکھی تھی۔ یہ بادل رحمت ایسے ہی نمودار ہوگا جیسے دنیا میں بادل چھا جائیں تو عجیب سماں بندھ جاتا ہے، موسم بدل جاتا ہے ایسے ہی وہاں اس بادل رحمت کے آتے ہی اس جنتی مجلس کی حالت بدل جائے گی اور وہ ایسا جنتی سماں بندھے گا جو بیان نہیں ہو سکتا۔ (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی جنت کے ان عظیم الشان نظاروں کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

دیدار الہی کے بعد والا بازار:

جنتی رب عَزَّوَجَلَّ کی دیدار کے بعد جس بازار میں جائیں گے جسے فرشتوں نے گھیرا ہوا ہوگا یا تو یہ بازار وہ ہی ہوگا جس سے گزر کر ابھی یہ جنتی لوگ اس جہان میں پہنچے تھے یا دوسرا اور کوئی بازار۔ یہاں نعمتوں کے ڈھیر ہوں گے جو انہیں بغیر قیمت عطا ہوں گے۔ الغرض یہ بازار خرید و فروخت والا نہیں بلکہ تقسیم اور عطاء کا بازار ہوگا، جنتیوں کو کچھ نعمتیں گھروں میں ملیں گی اور کچھ خاص نعمتیں یہاں تاکہ یہ لوگ خالی ہاتھ اپنے گھر نہ جائیں بھرے پھرے جائیں۔ (۲)

جنتی بازار کے فرشتے:

جن فرشتوں نے اس بازار کو گھیرا ہوگا وہ وہاں کے منتظم اور جنتیوں کی خدمت کرنے والے فرشتے ہوں گے۔ جو شخص جس نعمت کی رغبت کرے گا وہ اسے اٹھا کر دیں گے بلکہ گھر تک پہنچائیں گے، اُن نعمتوں کے نام اور اُن کی خوبیاں بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ آج ہمارے پاس دنیا کی کسی بڑی جگہ کا تذکرہ کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہوتے تو ان نعمتوں کو بیان کیسے کر سکتے ہیں وہ دیکھ کر ہی معلوم ہو سکیں گی۔ (۳)

فرشتے سامان گھر پہنچائیں گے:

حضور نبی کریم رَؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جنتی بازار کے فرشتوں کا تذکرہ کرتے

۱..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۴، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

۲..... مرقاة المفاتیح، باب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۴، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

۳..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۶، ص ۲۵۴، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۱۔

ہوئے ارشاد فرمایا: ”فَيَحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا“ یعنی وہ فرشتے ہمارے پسند کی اشیاء ہمارے لیے اٹھا کر لائیں گے۔“ شارحین کرام فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بازار کی یہ نعمتیں جنتیوں کو اسی بازار میں ہی نہیں دی جائیں گی بلکہ یہ فرشتے جو اس بازار کو گھیرے ہوئے تھے وہ یہ سامان اٹھا کر ان کے گھر پہنچائیں گے۔ (1)

جنتی بازار میں خرید و فروخت نہیں:

عموماً لفظ بازار سے فوراً ذہن خرید و فروخت کی طرف جاتا ہے لیکن اُس جنتی بازار میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی، وہاں کوئی چیز قیمت دے کر نہیں ملے گی بازار کا وہی مطلب ہے جو حضور نبی کریم رُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔ (2)

دل میں خیال آتے ہیں خواہش پوری:

حضور نبی کریم رُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”فَيَحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا“ یعنی وہ فرشتے ہمارے پسند کی اشیاء ہمارے لیے اٹھا کر لائیں گے۔“ اس سے معلوم ہوا کہ جنت میں ہر امید صرف دل میں خیال آتے ہی پوری ہو جائے گی، منہ سے بولنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ سُبْحَانَ اللہ اس دنیا میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہیں وہ ہم کریں اور ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں جنت میں جو ہم چاہیں گے وہ رب عَزَّوَجَلَّ پورا فرمائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (3)

راوی حدیث کے جنتی ہونے کا یقین:

اس حدیث کے راوی یعنی حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سارے صیغے جمع متکلم کے ارشاد فرمائے یعنی ہم یوں کریں گے، ہمارے ساتھ ایسا ہوگا، ہمارے لیے یوں ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنے اور حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بلکہ

1..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة ج ۶، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة ج ۶، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

3..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة ج ۶، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

سارے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے جنتی ہونے کا یقین ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ نے اُن سے اپنے پاک کلام میں ان سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے۔ خود حضور نبی کریم رُفَّ رَحِیمُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں جنتی ہونے کی بشارات دیں تو انہیں کیسے اپنے جنتی ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے؟ افسوس! مشکوک معاملہ تو ہمارا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان مقدس ہستیوں کے دامن سے ہمیں وابستہ رکھے اور ان کے صدقے ہمیں بھی جنت کی یہ تمام نعمتیں بخشے۔ آمین (1)

قرب الہی کے سبب حسن و جمال میں اضافہ:

جب جنتی اپنے گھروں کو واپس ہوں گے تو ان کی دنیا کی بیویاں اور حوریں دروازے پر ان کا استقبال کریں گی۔ جنتیوں کے حسن و جمال اور اس کی زیادتی اپنی طرف سے نہیں بلکہ اس قرب الہی کا نتیجہ ہوگی جو انہیں خصوصی طور پر میسر ہوا۔ (2)



(3) جنت کے بالا خانے

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتی لوگ اپنے اوپر بالا خانہ والوں کو ان کے درمیان فضیلت کی وجہ سے اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے تم چمکدار تارے کو جو شرقی غربی کنارے میں ہو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔“ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو انبیاء کرام کی منزلیں ہوں گی جن تک ان کے سوا کوئی نہ پہنچ سکے گا؟“ فرمایا: ”ہاں! کیوں نہیں! اس رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ لوگ وہاں پہنچیں گے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لائے، اس کے رسولوں کی تصدیق کی۔“ (3)

1..... مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔ الخ، باب صفة الجنة ج ۱۶، ص ۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۱۔

3..... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة، ج ۱۱، ص ۳۳، حدیث: ۳۰۱۶۔

حدیث پاک کی شرح

اعلیٰ جنتیوں کی زیارت:

جنت کے نیچے درجے والے جنتی، اعلیٰ جنتیوں کو اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے جیسے دنیا میں مشرق سے نکلتے چاند اور تاروں کو ڈوبتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ جنتی یوں دکھائیں گے کہ دیکھو! وہ ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، وہ ہیں حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، دیکھو! وہ رہے حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ اسی طرح جنتی عورتیں ایک دوسرے سے کہیں گی: دیکھو وہ ہیں خاتونِ جنت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں، وہ دیکھو! ام المؤمنین! سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا۔ بہر حال جنت میں اِن مقدس ہستیوں کا دیدار بھی بہت بڑی نعمت ہوگی۔ آج عاشقانِ رسول مدینہ منورہ کی گلیوں کو ترستے ہیں، مدینہ منورہ دیکھ کر سب رنج و غم بھول جاتے ہیں، جب جنت میں مدینہ والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے خدام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دیکھیں گے تو خوشی کا کیا حال ہوگا۔ (1)

میرا	دل	زار	مدینہ	میں	ہے
میں	ہوں	یہاں	یار	مدینہ	میں
خلد	کا	بازار	مدینہ	میں	ہے
احمد	مختار	مدینہ	میں	ہے	

جنتیوں کے مختلف درجے:

سب جنتی ایک درجے کے نہ ہوں گے ان کے درجے مختلف ہوں گے۔ اعلیٰ درجے کے جنتی اوپر کے طبقوں میں مگر نیچے والوں کو اپنے ادنیٰ ہونے کا خیال بھی نہ آئے گا بلکہ اوپر والوں کو دیکھ کر خوشی ہوگی ایسی خوشی بیان نہیں ہو سکتی۔ (2)

1..... شرح النووی علی مسلم، ج ۱، ص ۲۹، التیسیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۲۶، مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۵۸، ماخوذاً۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۳، مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۵۸۔

تمام مؤمن جنتی ہیں لیکن۔۔۔!

یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان سے مراد عیانی ایمان ہے اور تصدیقِ رسل سے مراد فنا والی تصدیق ہے یعنی ایمان و تصدیق کا اعلیٰ درجہ لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ سارے ہی جنتی مؤمن ہوں گے وہاں کافر تو کوئی جائے گا نہیں تو پھر نیچے درجوں میں کون رہے گا؟ یقیناً تصدیق کے بھی کئی درجے ہیں: سن کر تصدیق، دیکھ کر تصدیق، داخل ہو کر تصدیق، فنا ہو کر تصدیق۔ ان سب میں بڑا فرق ہے، یہاں اس حدیث مبارکہ میں آخری درجے والی تصدیق مراد ہے۔ (1)

تمام امتوں میں جنتی مراتب کا لحاظ:

لفظ ”مرسلین“ جمع کے صیغے اسے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنتی مراتب کا یہ فرق صرف امت محمدیہ میں ہی نہ ہوگا، بلکہ ساری امتوں میں ہوگا کہ ان کے جنتی بعض اوپر ہوں گے بعض نیچے۔ (2)



(4)۔۔۔ چڑیوں کے دل والے جنتی

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رُؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایسی قومیں جائیں گی جن کے دل چڑیوں کے دل کی طرح ہیں۔“ (3)

حدیث پاک کی شرح

چڑیوں سے تشبیہ کی وجہ:

شارحین کرام فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم رُؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنتیوں کو چڑیوں کے دل سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ چڑیوں کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر توکلِ اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے۔ اسی طرح

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۸۔

②..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة۔۔ الخ، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۳، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۸۔

③..... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب يدخل الجنة اقوام۔۔ الخ، ج ۱۳، ص ۸۲۔

جنت میں جانے والی قوموں کا توکل بھی اعلیٰ درجے کا ہوگا۔ وہ فقط اپنے مالک سے مانوس ہوتے ہیں، اغنیاء یعنی مالداروں سے متفرکہ غیر کو دیکھا اور دوڑ پڑے۔ ان کے دل خوفِ خدا سے بھرے ہوئے، بغض و کینہ ان کے پاس نہیں۔ یقیناً جس انسان میں یہ صفات پیدا ہو جائیں وہ توفیق بن جائے۔ (۱)



(۵) ...جنت کا پہلا گروہ

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رُؤف رَحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ پھر جو ان سے متصل ہوں گے آسمان کے تیز چمک دار تارے کی روشنی کی طرح ہوں گے۔ ان سب کے دل ایک آدمی کے دل کے موافق ہوں گے کہ نہ ان میں کسی طرح کی مخالفت ہوگی اور نہ ہی بغض۔ ان میں سے ہر شخص کی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو دو بیویاں ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن کی وجہ سے ہڈی و گوشت کے اوپر سے دیکھا جائے گا۔ یہ جنتی صبح شام اللہ کی تسبیح پڑھیں گے، نہ کبھی بیمار ہوں گے، نہ پیشاب پاخانہ کریں گے اور نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے، ان کے برتن سونے چاندی کے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کی انگلیٹھیوں کا ایندھن لوبان اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان کا قد ایک آدمی کی عادت پر اپنے جدا مجد حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی شکل پر ساٹھ گز بلند ہوگا۔“ (۲)

حدیث پاک کی شرح

جنت کا پہلا گروہ:

پہلے گروہ سے مراد یا تو فقط انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں یا انبیائے کرام اور خاص اولیاء

①..... التیسیر للمناوی، حرف الباء، ج ۲، ص ۹۷، الدیاج علی مسلم للسيوطی، ج ۶، ص ۱۸۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۹۔

②..... بغاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، ج ۱۱، ص ۲۳، حدیث: ۳۰۰۶۔

مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب اول زمرة تدخل۔۔ الخ، ج ۱۳، ص ۲۸، حدیث: ۵۰۶۳۔

اللہ۔ ظاہر یہ ہے کہ فقط انبیائے کرام مراد ہیں کیونکہ جنت میں سب پہلے انبیائے کرام ہی تشریف لے جائیں گے۔ (۱)

رسول اللہ سورج کی طرح ہوں گے:

جنت میں تمام نبی چاند کی طرح حسین ہوں گے جبکہ ہمارے نبی حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورج کی طرح حسین ہوں گے۔ اور کیوں نہ ہوں کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے پاک کلام قرآن مجید میں چمکتا سورج ارشاد فرمایا: ﴿وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ يٰۤاٰذِنٰہٗ وَ سِرَاجًا مُّنِيرًا﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۶) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔“ (۲)

صحابہ کرام جنت میں تاروں کی طرح:

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد والے حضرات یعنی اولیائے کرام، علماء، شہداء، صالحین چمک دار تاروں کی شکل میں ہوں گے۔ خصوصاً صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کہ وہ تو دنیا میں بھی آسمان ہدایت کے تارے ہیں کہ خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا: ”اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ یعنی میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں۔“ (۳)

جنت میں لڑائی جھگڑا نہ ہوگا:

دنیا میں اگر کوئی شخص اکیلا گھر میں ہو تو وہاں لڑائی جھگڑا ناممکن ہوتا ہے ایسے ہیں جنت میں بے شمار مخلوق ہوگی مگر لڑائی جھگڑا ناممکن ہوگا۔ جب لڑائی جھگڑا نہ ہوگا تو ان سے پیدا ہونے والے امور یعنی بغض و کینہ وغیرہ بھی نہ ہوں گے۔ (۴)

①..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶، ص ۲۲۵، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

②..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

③..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

④..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

حور عین کسے کہتے ہیں؟

”حور“ جمع ہے ”حورا“ کی جس کا معنی ہے ”صاف اور سفید۔“ ”عین“ جمع ہے ”عیناء“ کی جس کا معنی ہے ”بڑی آنکھ والی۔“ یعنی جنتیوں کے لیے خاص حسن کی بیویاں حوروں میں سے صرف دو ہوں گی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ہوں گی۔ لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ ان جنتیوں کی بیویاں ستر سے زیادہ ہوں گی کہ وہاں اس درجے کے علاوہ دوسرے درجے کی بیویاں مراد ہیں۔ (1)

جنتی حسن دنیا سے مختلف ہوگا:

جنتی حوروں کا گوشت پوست ہڈیاں سب نورانی اور شفاف ہوں گی کہ ان میں کوئی چیز کسی کے لیے حجاب نہ ہوگی یہ نورانیت اور شفافی ان کے حسن کا باعث ہوگی۔ دنیا میں اگر گوشت پھٹ جائے اور اس کا گودا نظر آجائے تو برا معلوم ہوتا ہے یہاں دنیا میں یہ چیز نفرت انگیز ہے لیکن جنت میں یہی نفرت انگیز چیز حسن بن جائے گی۔ (2)

جنت میں فضلات نہ ہوں گے:

جنت میں دنیوی فضلات (آنکھ کان ناک کا میل، تھوک، بلغم، پیشاب پاخانہ وغیرہ) نہ ہوں گے کہ یہ چیزیں گھن اور نفرت کا باعث ہیں، وہاں نفرت کہاں۔ (3)

جنت کی کنگھی:

خیال رہے کہ جنت میں سونے کی کنگھی ہوگی جو بالوں میں کی جائے گی مگر میل دور کرنے کے لیے نہیں کہ وہاں میل جوں، کھٹل وغیرہ نہیں بلکہ بال نکھارنے، حسن بڑھانے کے لیے ہوگی، یا جنتیوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔ یوں ہی وہاں انگلیٹھی بھی ہوگی اس میں لوبان بھی سلگے گا مگر آگ کے بغیر کہ جنت میں

1..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶، ص ۲۲۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

2..... عمدة القاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی صفة الجنة، ج ۲۳، ص ۶، مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶،

ص ۲۲۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

3..... مرقاة المفاتیح، باب صفة الجنة واهلها، ج ۱۶، ص ۲۲۷، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۔

آگ نہیں جیسے وہاں پرندوں کا بھنا ہوا گوشت ملے گا مگر یہ گوشت آگ پر نہ پکے گا، رب فرماتا ہے: ﴿وَلَحْمٍ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ﴾ نیز جنتیوں کو پسینہ آئے گا مگر گرمی سے نہیں کہ جنت میں نہ سورج کی گرمی ہے نہ آگ کی تپش، یہ پسینہ بہت ہی آرام دہ ہوگا، اسی طرح جنتیوں کو کھانے بعد ڈکار بھی آئے گی لیکن وہ بدبودار نہیں ہوگی بلکہ فرحت بخش ہوگی جس سے تمام کھانا ہضم ہو جائے گا۔ دنیا کے ان الفاظ سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ (۱)

جنتیوں کے اخلاق:

حدیث مبارکہ میں لفظ ”أَخْلَاقٌ“ آیا ہے۔ جو ”خُلُقٌ“ کی جمع ہے۔ اگر لفظ ”خُلُقٌ“ خ کے پیش کے ساتھ ہو تو اس سے مراد حسن اخلاق ہے یعنی جنتی جنت میں حسن اخلاق کے ساتھ رہیں گے اب معنی یہ ہوں گے کہ وہاں لڑائی جھگڑا اور اس سے پیدا ہونے والے مفسدات یعنی بغض و حسد وغیرہ بھی نہ ہوگا اور اگر خ کے فتح کے ساتھ ”خُلُقٌ“ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ سب جنتی ایک ہی قد کے ہوں گے ہم عمر ہوں گے، تیس یا تینتیس سالہ جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔ (۲)

جنتیوں کے قد کی لمبائی:

سارے جنتی ساٹھ ہاتھ کے ہوں گے، شرعی گز ایک ہاتھ یعنی ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے وہ ہی یہاں مراد ہے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا قد اتنا ہی تھا۔ شارحین کرام نے یہاں یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جنت میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام نہایت ہی حسین و جمیل اور بہت ہی خوش آواز ہوں گے۔ (۳)



①.....ارشاد الساری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة، ج ۵، ص ۲۸۱، عمدة القاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة

الجنة، ج ۲۳، ص ۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۲۔

②.....مشارقی الانوار للفاضل عیاض، حرف الحاء، فصل الاختلاف والوهم، ج ۱، ص ۲۳۹، ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في

سنن اهل الجنة، ج ۹، ص ۹۷، حدیث: ۲۴۶۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۲۔

③.....مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۵۴۲۔

(6) جنت کامیٹریل

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟“ فرمایا: ”پانی سے۔“ ہم نے عرض کیا: ”جنت کامیٹریل کیا ہے۔“ فرمایا: ”ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا گارا خالص مشک کا ہے۔ اور اس کی بجری موتی اور یاقوت ہے، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو وہاں داخل ہوگا خوش رہے گا، کبھی غمگین نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا، کبھی نہ مرے گا، جنتیوں کے کپڑے نہیں گلیں گے اور نہ ہی ان کی جوانی فنا ہوگی۔“ (1)

حدیث پاک کی شرح

پانی سے کیا مراد ہے؟

اگر مخلوق سے مراد جاندار مخلوق ہے انسان اور جانور وغیرہ تو پانی سے مراد عام پانی نہیں بلکہ نطفہ ہے، اس صورت میں حضرت سیدنا آدم و حوا، سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اور وہ کیڑے مکوڑے اس حکم سے علیحدہ ہیں جو اولاً سر یا چار پائی یا برسات کے موسم میں پیدا ہوتے ہیں کہ ان سب کی پیدائش نطفے سے نہیں ہوئی۔ اس معنی کی تائید قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَیٍّ﴾ (پ ۱، الانبیاء: ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی۔“ اور اگر مخلوق سے مراد عالم اجسام ہے تو پانی سے مراد یہ ہی عام پانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک جوہر پیدا فرمایا اس پر نظر ڈالی تو ہیبت سے وہ جوہر پگھل گیا اور پانی بن گیا، اس پانی میں قدرتی گرمی پیدا کی گئی، اس سے ہوا بنی کہ پانی گرمی پا کر ہوا بن جاتا ہے، ہوانے پانی کو حرکت دی، اس سے جھاگ پیدا ہوئے وہ جمادیئے گئے تو زمین بنی، گویا زمین پانی کا جما ہوا جھاگ ہے، یہ پانی اور زیادہ گرم کیا گیا تو اس سے آگ بنی، آگ سے دھواں پیدا ہوا وہ جم کر آسمان بنے، توریت شریف کے پہلے دفتر میں پیدائش کی یہ ہی ترتیب بیان

1.....ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة ونعيمها، ج ۹، ص ۶۸، حدیث: ۲۴۴۹۔

فرمائی گئی ہے، زمین پانی پر ٹھہرنہ سکی ہلتی تھی تو اس پر پہاڑ کے لنگر ڈالے گئے جس سے اسے قرار ہوا۔ (۱)

رسول اللہ کو ہر چیز کی حقیقت کا علم ہے:

جس سامان سے مکان بناتے ہیں اسے انگریزی اردو میں میٹرل کہتے ہیں جیسے اینٹ گارا چونا، لوہا سینٹ وغیرہ صحابی کے پوچھنے کا مقصد یہی تھا کہ یا رسول اللہ جنت کی تعمیر کس سامان سے ہوئی؟ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ ایمان تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر چیز کی حقیقت سے واقف ہیں، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے باریک سوال کرتے ہیں اور سرکاریہ نہیں فرماتے کہ: ”اچھا جبریل امین آئیں گے تو اُن سے پوچھ لیں گے، یہ باتیں تو حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی معلوم نہ تھیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرما رہے ہیں۔ سُبْحَانَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ ہے اس غیب داں نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم کہ جنت کی ساری حقیقت بیان فرمادی، جس کی نگاہ سے جنت کی حقیقت نہیں چھپی، انہیں سب کی حقیقت بھی معلوم ہے۔ (۲)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

جنتی میٹرل کی حسین کیفیت:

خیال رہے سونا پیلا ہوتا ہے چاندی سفید، جود یواران اینٹوں سے بنے وہ کیسی خوشنما ہوگی۔ پھر زعفران پیلا ہوتا ہے مشک سیاہ، جو مٹی اس سے مل کر بنی ہو وہ کیسی حسین اور کیسی خوشبودار ہوگی۔ پھر موتی سفید چمکیلے ہوتے ہیں یا قوت رنگ برنگے جو بگری ان سے مل کر بنی ہو وہ کیسی خوبصورت اور قیمتی ہوگی۔ پھر وہاں کے درخت گہرے رنگ کے سبز، ان رنگوں کے ملنے سے جو حسن پیدا ہوا ہے یقیناً وہ بغیر دیکھے سمجھ میں نہیں

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۹، اشعة اللمعات، ج ۲، ص ۱۱۹، لمعات التنقيح، ج ۳،

ص ۲۲۵، مرآة المناجیح، ج ۴، ص ۲۶۲۔

②..... مرآة المناجیح، ج ۴، ص ۲۶۲۔

آسکتا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دیکھ کر ہی سمجھیں گے اور سمجھائیں گے۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخلہ نصیب فرمائے اور اس کی ان عظیم نعمتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ (1)

آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جنت میں کوئی چیز میلی یا پرانی نہیں ہوگی:

جنت میں رنج غم، تکلیف، بیماریاں موت، بڑھاپا، کپڑے میلے ہونا وغیرہ کوئی چیز نہ ہوگی۔ یہاں کپڑے فرما کر سارا سامان مراد لیا گیا ہے کہ وہاں نہ کپڑے میلے ہوں، نہ پھٹیں، نہ کوئی سامان ٹوٹے پھوٹے، نہ مرمت کرایا جائے، دیکھ لو چاند سورج کی مرمت کون کرتا ہے؟ (2)



(7)۔۔۔ جنت کے گھوڑے اور اونٹ

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا بریدہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”یا رسول اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟“ فرمایا: ”اگر تجھے اللّٰهُ جنت میں داخل فرمادے تو تو وہاں نہ چاہے گا کہ تجھے سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے جو تجھے جنت میں وہاں اڑا کر پہنچادے جہاں تو چاہے مگر ایسا کیا جائے گا۔“ ایک اور شخص نے پوچھا: ”یا رسول اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟“ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رُوف رحیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے وہ جواب نہ دیا جو اس کے ساتھ کو دیا تھا بلکہ اس سے فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اگر تجھے جنت میں داخل فرمادے تو وہاں تیرے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھیں پسند کریں گیں۔“ (3)

1..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۹، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۶۲۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۴۰، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۶۲ ماخوذاً۔

3..... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة خیل الجنة، ج ۹، ص ۹۴، حدیث: ۲۴۶۶۔

حدیث پاک کی شرح

جنت میں حقہ پان وغیرہ کی خواہش:

شاید ان سائل کو گھوڑے پسند ہوں گے اس لیے وہ یہ سوال فرما رہے ہیں کہ میری مرغوب چیز بھی وہاں ہوگی یا نہیں؟ خیال رہے کہ جنت میں جنتی جو چاہیں گے وہ ملے گا، جو چیز وہاں کے لائق نہ ہو اس کی خواہش دل میں پیدا ہی نہ ہوگی کوئی وہاں حقہ، چائے پان وغیرہ کی خواہش ہی نہ کرے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سائل کے سوال کا مقصد یہ ہو کہ جنت میں گھوڑے کا وجود عبث ہے، مجھے دنیا میں گھوڑے کا شوق ہے اگر وہاں گھوڑا نہ ہو تو میرا یہ شوق کیسے پورا ہوگا؟ اور اگر میرا یہ شوق پورا ہو تو ایک عبث بلکہ جنت کے شان کے خلاف چیز موجود ہوگی پھر وہاں وہ گندگی کرے گا، گھاس دانہ چاہے گا، یہ چیزیں وہاں کہاں؟ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب ایسا شاندار دیا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ۔ (1)

جنت اللہ کے فضل سے ملے گی:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تجھے اللہ جنت میں داخل فرمادے۔“ یعنی تو جنتی گھوڑے کی فکر نہ کر بلکہ اپنے جنتی ہونے کی فکر کر اگر تو اللہ کے فضل سے جنتی ہو گیا تو جو تو چاہے گا تجھے ملے گا مگر وہاں کی شان کے لائق، وہاں کا گھوڑا یا قوت کا ہوگا۔ وہ گھوڑا نہ تو مستی کرے گا نہ اڑیل ہوگا نہ اسے لگام وغیرہ کی ضرورت ہوگی، تیرا چاہنا اور اس کا اڑنا اور پل بھر میں مقصود منزل پر پہنچ جانا ہوگا۔ (2)

جنتیوں کی تیز رفتاری:

سائل کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یا قوتی گھوڑے کا ذکر فرمایا یعنی اگر تم وہاں گھوڑے کی خواہش کرو گے تو تم کو یہ لید پیشاب کرنے والا اور زمین پر دوڑنے والا گھوڑا نہیں بلکہ یا قوتی گھوڑا دوڑانے والا عطا ہوگا۔ خیال رہے کہ وہاں ہر جنتی کی اپنی اپنی رفتار بہت تیز ہوگی کہ اس کا گھر صد ہا میل کے علاقہ میں ہوگا اور اس کا اپنا مملوکہ رقبہ تو دنیا بھر سے زیادہ ہوگا مگر وہ آن کی آن میں جہاں

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۶۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۷، ماخوذاً۔

②..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۷۔

چاہے گا پہنچے گا، یہ گھوڑے وغیرہ کی عطا اظہار عزت اور زینت کے لیے ہوگی۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں براق پر گئے مگر اس دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خود اپنی رفتار براق سے کہیں تیز تھی اسی لیے تو اس رات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام براق کے پہنچنے سے پہلے آسمانوں میں اپنے مقامات پر پہنچ چکے تھے حالانکہ ان سب انبیاء نے نماز بیت المقدس میں حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پڑھی تھی اور حضور کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ (1)

رسول اللہ کی حکمت عملی:

جب ایک سائل نے گھوڑے کے متعلق سوال کیا اور اسے جواب عطا فرمایا تو دوسرے شخص نے اونٹ کے بارے میں سوال کر دیا، لیکن رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے دوبارہ وہی جواب نہیں دیا بلکہ ایسا جامع جواب عطا فرمایا جس سے اس کے تمام سوالات حل ہو گئے ورنہ اور لوگ بھیڑ بکریوں وغیرہ کے متعلق سوال کرتے۔ (2)

جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی:

حضور سید الانبیاء احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے ہر وہ چیز ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ اس فرمان کی تائید اس آیت مبارکہ سے بھی ہوتی ہے: ﴿وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ﴾ (پ ۲۵، زخرف: ۷۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اس میں جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے۔“ ان مبارک فرامین سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں منہ سے مانگنے کی بھی ضرورت نہ پڑے گی بلکہ دل میں خیال آئے گا کہ چیز سامنے ہوگی حتیٰ کہ وہاں سے پھل توڑنے کے لیے درختوں پر چڑھنا یا بانس سے ہلانا نہ پڑے گا بلکہ شاخیں خود جھک کر پھل اس کے منہ سے لگا دیں گی۔ (3)

1..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۲۸، تفسیر درمنثور، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآية: ۱، ج ۶،

ص ۱۸۶، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۷۷۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۲۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۷۷۔

3..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۲۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۷۶۔

جنت میں دنیا کے جانور:

حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رُوفِ رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنتی لوگ اعلیٰ درجے کے یا قوتی اونٹوں پر سوار ہو کر اپنے دوست و احباب سے ملنے جایا کریں گے۔“ جنت میں صرف اونٹ اور پرندے ہوں گے۔ خیال رہے کہ وہاں یہ دنیا کے اونٹ یا پرندے نہ ہوں گے بلکہ خود جنت کی مخلوق ہوں گے جیسے حور و غلمان کہ جنت تو صرف انسانوں کے لیے ہے۔ جنت میں دنیا کے چند جانور جائیں گے: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کی اونٹنی قصواء، اصحاب کہف کا کتا قطمیر، حضرت سیدنا صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی، حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔ (۱)



(۸)۔۔۔ جنتی صفوں کی تعداد

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنت والے ایک سو بیس صفیں ہیں۔ جن میں سے اسی ۸۰ صفیں اس امت کی ہیں اور چالیس صفیں باقی ساری امتوں کی۔“ (۲)

حدیث پاک کی شرح

جنتی صفوں کی لمبائی چوڑائی:

جنتی صفیں کتنی بڑی ہیں یہ ہمارے خیال و وہم سے وراہ ہے، کیونکہ جنت کی فقط ایک سو بیس صفوں میں حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک کے سارے مؤمن آجائیں گے۔ (۳)

①..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۳۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۷۔

②..... ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی صف اهل الجنة، ج ۹، ص ۹۹، حدیث: ۲۴۶۹۔

③..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۷۸۔

امت محمدیہ کے جنتیوں کی تعداد:

کل جنتیوں میں دو تہائی حضور سید المرسلین، شفیع المذنبین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہوگی اور ایک تہائی میں ساری پچھلی امتیں۔ نوع یعنی اقسام کے اعتبار سے دیگر امتیں زیادہ کہ وہ کم و بیش ایک لاکھ تئیس ہزار نو سو ننانوے نبیوں کی امتیں ہوں گی مگر افراد کی تعداد میں یہ امت زیادہ۔ خیال رہے کہ اولاً یہ اُمت تمام جنتیوں کی نصف ہوگی پھر بعد میں اور زیادہ ہو کر دو تہائی ہو جائے گی۔ لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں جس میں اس امت کو تمام جنتیوں کا آدھا فرمایا گیا، اس کے اور بھی بہت جواب دیئے گئے ہیں یہ جواب قوی ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ قرآن مجید میں بدری فرشتوں کی تعداد ایک ہزار بھی فرمائی گئی، تین ہزار بھی، پانچ ہزار بھی کہ وہاں اولاً ایک ہزار آئے، پھر دو ہزار اور آئے جس سے تین ہزار ہو گئے پھر دو ہزار اور آئے جس سے پانچ ہزار ہو گئے ایسے ہی یہاں ہے۔ (۱)



(۹)۔۔۔ ادنیٰ جنتی کا مقام

حدیث مبارکہ:

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ادنیٰ جنتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار 80000 خادم ہوں گی اور بہتر 72 بیویاں۔ اور اس کے لیے موتیوں زبرجد اور یاقوت کا اتنا بڑا خیمہ لگایا جائے گا جتنا کہ جابیہ اور صنعاء کے درمیان کا فاصلہ ہے۔“ مزید فرمایا: ”جو جنتی چھوٹا یا بوڑھا دنیا میں مرجائے گا وہ جنت میں تیس سال کا بنا دیا جائے گا، یہ لوگ اس عمر سے کبھی نہ زیادہ ہوں گے۔ یہی حال جہنم کے لوگوں کا بھی ہوگا۔“ مزید فرمایا: ”ان پر تاج ہوں گے، جن کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو چمکا دے گا۔“ مزید فرمایا: ”مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، اس کا جننا، اس کا بڑا ہونا پل بھر میں ہو جائے گا جیسا وہ

①.....فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۸۸، فیض القدیر، ج ۳، ص ۸۴، مرقاة المفاتیح، ج ۱۶، ص ۲۴۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۷۸۔

چاہے گا۔“ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ: ”جب مؤمن جنت میں اولاد چاہے گا تو ایک پل میں ہو جائے گی مگر وہ چاہے گا نہیں۔“ (1)

حدیث پاک کی شرح

ادنیٰ جنتی کون ہے؟

یہاں ادنیٰ سے مراد کم بیویوں والا، کم خدام والا جنتی ہے۔ وہاں ادنیٰ کوئی نہیں سب اعلیٰ ہیں، ہاں بعض بہت ہی اعلیٰ ہیں جیسے کہ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہیں اور پھر ان میں بھی بعض بہت اعلیٰ کہ خود رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ﴾ (پ ۳، آل عمران:) ترجمہ کنز الایمان: ”یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔“ (2)

جنتی کی بہتر بیویاں:

جنتی کی بہتر بیویوں میں دو توحور عین ہیں، باقی دنیا کی وہ بیویاں ہوں گی جو اس جنتی کے نکاح میں یا حق نکاح میں فوت ہوئیں یا وہ عورت جو کنواری مرگئی یا جس کا خاوند کافر مرا یہ مؤمنہ مری۔ لہذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ ایک جنتی کو دو حور عین عطا ہوں گی مگر یہاں بعض شارحین نے یہ بھی فرمایا کہ دو 2 بیویاں دنیا کی عورتیں اور ستر 70 بیویاں حور۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ان ستر 70 حوروں میں دو 2 حور عین باقی اڑسٹھ 68 دوسری حوریں۔ (3)

جنتی خیمے کی ساخت:

جنتی خیمے کی ساخت تو زبرجد لکڑی کی ہوگی مگر اس میں موتی و یاقوت جڑے ہوں گے۔ اس خیمے کی

1.....ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء ما لا دنی اهل الجنة۔۔۔ الخ، ج ۹، ص ۱۲۶، حدیث: ۲۲۸۵، ۲۲۸۷۔

2.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

3.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۶، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

لسبائی چوڑائی ایسی ہوگی کہ اس کے دو کناروں میں فاصلہ وہ ہوگا جو جابیہ اور صنعاء شہروں میں ہے۔ جابیہ شام کا ایک شہر ہے اور صنعاء یمن کی ایک مشہور بستی ہے ان دونوں میں بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ جابیہ شہر کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ طوفان نوح کے بعد زمین پر بننے والا یہ سب سے پہلا شہر ہے۔ (1)

جنتیوں کی عمر:

دنیا میں مؤمن کسی عمر میں فوت ہو بچہ ہو یا بوڑھا جنت میں تیس سالہ جوان ہوگا اور اسی عمر پر ہمیشہ رہے گا کیونکہ وہاں دن رات مہینے سال نہیں جس سے عمر بڑھے۔ (2)

دوزخیوں کی عمر:

دوزخی بھی ہمیشہ تیس سالہ رہیں گے اگرچہ ان کے قد بہت بڑے ہوں گے۔ یہ عمر اس لیے تجویز کی گئی تاکہ جنتیوں کے لیے عیش و عشرت اور جہنمیوں کو تکلیف پوری پوری ہوں۔ (3)

دوزخیوں کے بچے:

خیال رہے کہ یہاں چھوٹے دوزخیوں سے مراد کفار کے بچے نہیں بلکہ کم عمر بالغ کافر مراد ہیں، ان کے بچوں کے متعلق دوسری حدیث میں ہے: ”هُمْ عَصَافِيرُ الْجَنَّةِ“ یعنی وہ جنت کی چڑیاں ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کفار کے بے سمجھ بچوں کو دوزخ میں نہ ڈالے گا۔ کیونکہ دوزخیوں سے کہا گیا: ﴿وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (پ ۲۳، صفت: ۳۹) ترجمہ کنز الایمان: ”تو تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا۔“ یعنی جہنمیوں کو ان کے اعمال ہی کی سزا دی جائے گی، چھوٹے بچے کے پاس بد عقیدگی بد عملی ہے ہی نہیں۔ (4)

جنتی موتی کی روشنی:

جنتی موتی کی روشنی اتنی ہوگی کہ اگر وہ موتی دنیا میں آجائے تو مشرق و مغرب کو روشن کر دے، آفتاب کی

1..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۵۲، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۲۔

2..... مرقاة المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱، ص ۲۵۷، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۲۔

3..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۲۔

4..... فیض القدیر، ج ۱، ص ۳۰۰، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۲۔

روشنی پر اس کی روشنی غالب آجائے۔ (۱)

جنتیوں کی نورانی اولاد:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض جنتی اولاد چاہیں گے اور ان کے اولاد ہوگی مگر اولاد کی پیدائش اس کی پرورش اس کا تیس سالہ جوان ہو جانا ایک ہی گھڑی میں ہوگا، اس کے لیے انتظار نہیں کرنا پڑے گا کیونکہ انتظار موت سے زیادہ شدید ہے اور جنت میں موت و غم نہیں لہذا انتظار بھی نہیں۔ وہ بچے لڑکا لڑکی دونوں ہو سکتے ہیں، وہ یا تو دنیاوی عورتوں سے ہوں گے یا حور کے شکم سے۔ معلوم ہوا کہ حور سے اولاد ہو سکتی ہے کہ جنتی نورانی ہیں اور حوریں نور مگر اولاد کی خواہش پر انہیں اولاد ملے گی اسی نور مخلوق سے۔ (۲)

جنتی اور اولاد کی چاہت:

یہ الفاظ کہ ”جنتی چاہے گا نہیں۔“ یہ فرمان اسحق ابن ابراہیم راوی کا اپنی رائے سے ہے کہ مؤمن وہاں چاہے گا نہیں۔ حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ چاہے گا اور اس کے اولاد ہوگی بہر حال امکان یا وقوع بتا رہا ہے کہ جنتی لوگوں کے حوروں سے اولاد ہوگی یا ہو سکے گی۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں تو آپ کے اولاد کیسے ہوئی نور کے اولاد نہیں ہوتی؟ وہ اس حدیث پر غور کریں کہ جنتی لوگ اور حوریں نورانی مخلوق ہیں مگر ان کے اولاد ہوگی، حوریں تو اولاد آدم بھی نہیں ہیں مگر اولاد ہوگی۔ (۳)



(۱۰) جنتی حوروں کا اجتماع

حدیث مبارکہ:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں آنکھ والی حوروں کا اجتماع ہوتا ہے جو اپنی آوازیں

۱.....مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

۲.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۷، مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

۳.....مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۲۔

بلند کرتی ہیں، ایسی آواز مخلوق نے کبھی نہ سنی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں، کبھی نہ فنا ہوں گی اور ہم خوش رہنے والیاں ہیں کبھی غمگین نہ ہوں گی، ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی، اسے خوشخبری ہو جو ہمارا ہو اور ہم اس کے ہوں۔“ (1)

حدیث پاک کی شرح

جنتی حوروں کی پیدائش:

حوروں کی پیدائش جنتی زعفران اور فرشتوں کی تسبیح سے ہے۔ یہ پیدا ہو چکی ہیں ان کے مجمعے وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں، بعض شارحین نے فرمایا کہ ان حوروں کے یہ اجتماع تمام ساتوں دنوں میں ہوتے ہیں، ان مجموعوں میں وہ یہ کہتی ہیں جو یہاں مذکور ہے۔ (2)

رسول اللہ کی قوت سماعت:

جنتی حوریں ایسی خوش آوازی سے وہ یہ کہتی ہیں کہ مخلوق نے کبھی ایسی دلکش و پیاری آواز نہ سنی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ آواز سنی ہے، جہی تو ہمیں اس کی خبر دے رہے ہیں۔ (3)

جنتی حوروں کی صفات:

جنتی حوروں میں تین صفات ہیں: ہمیشہ کی زندگی، ہمیشہ کا چین، ہمیشہ اپنے خاوند سے خوش رہنا اور اسی طرح وہ تین عیبوں سے پاک ہیں: فنا یعنی موت، محتاجی اور دوسری تکالیف بیماری وغیرہ ناراضی، خاوند سے لڑائی جھگڑا۔ (4)

①.....ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء فی کلام الحور العین، ج ۹، ص ۱۲۸، حدیث: ۲۴۸۸۔

②.....معجم اوسط، ج ۱، ص ۹۵، حدیث: ۲۸۸، مسند دیلمی، ج ۲، ص ۱۹۲، حدیث: ۲۹۵۵، اتحاف السادة المتقين، ج ۳،

ص ۱۲۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

③.....مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

④.....مرقاۃ المفاتیح، کتاب صفة القيامة، باب صفة الجنة، ج ۱۶، ص ۲۵۸، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۴۸۳۔

جنتی حوروں کو اپنے شوہروں کا علم:

خیال رہے کہ ہر حور کو خبر ہے کہ میں کس مسلمان کی بیوی ہوں۔ جیسا کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جب کسی مؤمن سے اس کی بیوی لڑتی جھگڑتی ہے تو اس کی بیوی یعنی جنتی حور پکارتی ہے کہ اس سے مت لڑ یہ تیرے پاس مہمان ہے، میرے پاس آنے والا ہے۔ (۱)

جنت والوں اور دنیا والوں کے درمیان وسیلہ:

یہ بھی خیال رہے کہ حوروں کا یہ کلام انسانوں کو سنانے کے لیے ہے اور واقعی وہ کلام ہم نے حضور نبی کریم رُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معرفت سن لیا جیسے فرشتوں اور ربِّ تعالیٰ کے فرمان ہم کو سنانے کے لیے ہیں اور واقعی ہم نے وہ سب بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے سن لیے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات برزخ کبریٰ ہے، اس عالم اجسام اور عالم انوار وغیرہ کے درمیان حوروں کو اپنے خاوندوں کی خبر ہے مگر خاوندوں کو ان کی خبر نہیں کہ کونسی حور میرے نکاح میں ہوگی؟ ہم کو تو ابھی اپنے خاتمے کی بھی خبر نہیں، حوریں قیامت کے بعد عطا ہوں گی۔ حضرت سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کچھ عرصہ جنت میں رہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج میں جنت میں تشریف لے گئے، حضرت سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام جنت میں رہتے ہیں مگر یہ حضرات حوروں سے تعلق نہیں رکھتے بعد قیامت ان سے تعلق ہوگا، یہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور شہداء جنت کے پھل فروٹ وغیرہ کھاتے رہے اور کھا رہے ہیں۔ (۲)



(۱۱)۔۔۔ جنت کے چار دریا

حضرت سیدنا حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں پانی کا دریا، شہد کا دریا، دودھ کا دریا اور شراب کا دریا ہے۔ پھر اس سے

①..... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب فی المرأة توذی زوجها، ج ۶، ص ۶۸، حدیث: ۲۰۰۴، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۳۔

②..... مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۸۳۔

آگے نہریں نکلتی ہیں۔“ (۱)

حدیث پاک کی شرح

جنتی دریا اور ان کی نہریں:

جیسے دنیا میں بحر یعنی دریا سے نہریں نکلتی ہیں ایسے ہی وہاں جنت میں پانی، دودھ، شراب طہور اور شہد کے الگ الگ دریا ہیں جو ان چیزوں کا مرکز یا خزانہ ہیں۔ وہاں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جو ہر جنتی کے گھروں میں پہنچتی ہیں۔ ان جنتی نہروں کی تائید اس آیت مبارکہ سے ہوتی ہے: ﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِلشَّيْبِ بَيْنَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى﴾ (پ: ۲۶، محمد: ۱۵) ترجمہ کنز الایمان: ”احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جس کے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔“ (۲)

چار جنتی دریاؤں کی وجہ:

شارحین فرماتے ہیں ان چاروں دریاؤں کی خصوصیت کی وجہ یہ ہے کہ انسان جن مشروبات کو پسند کرتا ہے ان میں سے یہ چاروں مشروب سب سے افضل ہیں، پھر ان چاروں میں سب سے پہلے پانی والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ اسی سے نفوس کی حیات باقی ہے، پھر شہد والے دریا کا اس لیے ذکر کیا کہ اس میں شفا اور نفع ہے، تیسرے نمبر پر دودھ والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ یہ انسانی فطرت کے موافق مشروب ہے اور اس میں قوت و غذائیت ہے، پھر آخر میں شراب والے دریا کو اس لیے ذکر کیا کہ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو جائے کہ یہ دنیا میں حرام تھی لیکن آخرت میں حرام نہیں ہے۔ (۳)



①.....ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة انهار الجنة، ج ۹، ص ۱۳۵، حدیث: ۲۴۹۴۔

②.....فیض القدیر، ج ۲، ص ۵۹۱، مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۲۸۴۔

③.....التفسير للمناوی، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۶۵، فیض القدیر، ج ۲، ص ۵۹۱۔